© rasailojaraid.com

ساغر اقبالی

زبان میری ہے بات انکی

جناب ساغر اقبالی کے رواں تبصروں کے بعض حصے پرانی خبروں پر مشتمل ہیں۔ مسودہ کاغذات میں کہیں گم ہو گیا اور چھپنے سے رہ گیا چونکہ یہ تبصرے بھی فائدہ سے خالی نہ تھے۔ اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

دنیا بھر میں راسخ العقیدہ، مروجہ نظام سے لڑ رہے ہیں۔ اسلام مغرب کے یخ بستہ اور بانجھ سیکولرازم کا جواب ہے۔ امریکی پروفیسر۔ (خبریں ۷ دسمبر ۹۳ء)۔

پاکستانی مولوی سیکولرازم کے اندھے کنوئیں کی طرف سے سرپٹ اور بگٹٹ بھاگ رہا ہے، جاہلیت جدیدہ نے الیکشنی مولوی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اے کاش پاکستانی الیکشنی مولوی اور "کالا انگریز" دونوں راسخ العقیدہ مسلمان بنیں اور مروجہ نظام سے لڑیں۔

عالم انسانیت ہتھیار پھینک کر بھائی چارے کے چیلنج کو قبول کرے (پوپ پال۔ خبریں ۷ دسمبر ۱۹۹۳ء)

بوسنیا فنا کے گھاٹ اتار کے، فلسطین کا حلیہ بگاڑ کے، کشمیر کو آگ میں ڈال کے اور انکی چتاؤں پہ ناچ کر عیسائی پوپ پال کو اب انسانیت یاد آئی۔ ہائے کمبخت کو کس وقت خدا یاد آیا۔

امیر شریعت فرمایا کرتے تھے کہ لعنت برپدر فرنگ۔

ساہیوال، بائی پاس ملتان روڈ پر ڈاکوؤں کا قبضہ۔ (خبریں ۷ دسمبر ۹۳ء)

ساہیوال بھی معلوم ہوتا ہے پاکستان کا ہی کوئی شہر ہے کبھی اس پہ رشوت خوروں کا قبضہ ہوتا ہے۔ کبھی کام چوروں کا قبضہ ہوتا ہے کبھی حرام خوروں کا قبضہ ہوتا ہے۔ کبھی آدم خوروں کا قبضہ ہوتا ہے کبھی سود خوروں کا قبضہ ہوتا ہے۔ کبھی سرداروں کا قبضہ ہوتا ہے۔ کبھی صنعت کاروں کا آج کل جاگیرداروں اور ڈاکوؤں کا قبضہ ہے۔

کچی آبادیوں کو مارچ تک مالکانہ حقوق بلیں گے۔ وٹو (خبریں ۷ دسمبر ۹۳ء)

وہی میری کم نصیبی وہی تیری بے نیازی......... اے اقتدار ترا برا ہو!

وہ دیکھو وزیر اعظم بھاگ رہی ہیں، مجھے جس ڈکٹیٹر کا بیٹا کہا جاتا ہے اسی ڈکٹیٹر کو انکا باپ ڈیڈی کہا کرتا تھا۔ (گوہر ایوب۔ خبریں ۷ دسمبر ۹۳ء)

پھر تو آپ کی بھتیجی حکمران ہے، جھگڑا کیوں؟

جھگڑا صرف کرسی کا ہے۔ نصرت بھٹو (جنگ ۷ دسمبر ۹۳ء) آپ کی بھابی فرماتی ہیں۔

جمہوریت اسی بک بک کا نام ہے۔

موجودہ حکمران طبقہ انگریز کا ایجنٹ ہے شیخ رشید (جنگ ۷ دسمبر ۹۳

اور مسلم لیگ؟ شیخ صاحب! یہ تو سوتنوں کی لڑائی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جمہوری سیاست میں کوئی بات حرف آخر نہیں!۔
کل کے دوست آج کے دشمن اور کل کے دشمن آج کے دوست!

(بزرگ ماہر جمہوریت، جناب نوابزادہ نصر اللہ خان)

بیکار مباش کچھ کیا کر
پاجامہ ادھیڑ کر سیا کر

عام معافی دینے سے ۸۰ فیصد ڈاکو گرفتاری پیش کر دیں گے۔ قادر مگسی چیئرمین جئے سندھ ترقی پسند پارٹی (خبریں ۲۷ دسمبر ۹۳ء)

بڑے گہرے مراسم معلوم ہوتے ہیں جناب! آج کل تو گاڑھی چھنتی ہے، گاڑھی، سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا۔

بنگلہ دیش نیشنل سیٹیزن فورم نے پاکستان کی وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور بنگلہ دیش کی وزیراعظم خالدہ کو "ویمن آف دی ائیر" قرار دیا ہے۔ (پاکستان ۲ جنوری ۹۴ء)

نیشنل سٹیزن فورم نے انکشاف نہیں کیا۔ دونوں ایک عرصہ سے عورتیں ہیں اور پاکستان کی وزیراعظم آج کل بے نظیر زرداری ہیں بے نظیر بھٹو نہیں نیشنل سٹیزن فورم اصلاح کر لے۔

پاک بھارت مذاکرات کے خلاف اسلام آباد میں جماعت اسلامی کا مظاہرہ، آزاد کشمیر میں ہڑتال، مسلم کانفرنس اور جماعت اسلامی کی مشترکہ ریلی۔ (پاکستان ۲ جنوری ۹۴ء)۔

یہ ہیں جمہوری ہتھکنڈے، الیکشن میں ذلت اٹھانے کے بعد اب تلاش عزت! جس کی تلاش میں تو کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا۔

مذاکرات بے مقصد رہے تو پھر کبھی بات چیت نہیں ہو سکے گی (پاکستان ۲ جنوری ۹۴ء)

مذاکرات جمہوریت کا حصہ ہیں۔ اور جہاد اسلام کا حصہ، کشمیر جہاد مانگتا ہے کشمیری جہاد کر رہے ہیں، جمہوری گرگو! جہاد کی بات کرو!

۷۷ء کے بعد پیپلز پارٹی ہی کے دور میں پولیس والے جوتوں سمیت مسجد میں گھس گئے۔ (خبریں ۲ جنوری ۹۴ء)

خبریں والے ریکارڈ درست کریں ۵۳ء میں مسلم لیگ کے منحوس دور حکومت میں بھی پولیس والے خبیث مسجدوں میں جوتوں سمیت داخل ہوئے تھے۔ ڈنڈے برسائے تھے، گولیاں چلائی تھیں۔ مسجد وزیر خاں آج تک لیگی حکومت کی درندگی پر نوحہ کناں ہے۔ تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔

نیوائر نائٹ میں منی سکرٹ والی خواتین کو ہنگامے کے دوران پریشانی۔ (خبریں ۲ جنوری ۹۴ء)

ہمت تیرے نخرے میں گرم مسالہ، دل بھی کالا منہ بھی کالا

خواتین... کے معزز لفظ کی مستحق نہیں، یہ لونڈیاں ہیں لونڈیاں! بلکہ لونڈی بچیاں ہیں لعنت ہے ان کمینیوں پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میریٹ ہوٹل میں کپل ڈانس، روشنیاں بجھا کر لوگوں کو نیو ایئر منانے کا موقع دیا گیا۔ (خبریں ۲ جنوری ۹۴ء)

ایسے ہی چند ہزار بد معاش مرد اور بد معاش عورتیں نیو سوشل کنٹریکٹ کی زندہ تفصیل ہیں۔

یہ تیرا پاکستان ہے یہ میرا پاکستان ہے نیا پاکستان، بھٹو کا پاکستان، بھٹو فیملی کا پاکستان،
قائد اعظم اور ڈاکٹر اقبال کے خوابوں کی تعبیر؟؟؟
جاوید اقبال اس محفل سے باہر کیسے رہ گئے؟

قومی اسمبلی میں ارکان نے ایک دوسرے کو سوٗر اور بندر کہا۔ (ایک خبر)
کیا عوام نے اسمبلی میں سوٗر اور بندر چن کر بھیجے تھے؟

سیاست سے گند صاف کرنے آیا ہوں۔ (مرزا اسلم بیگ)
کیا کہنے آپ کی جاروب کشی کے! مہران بینک بھی صاف کر دیا۔

نواز دور میں گھپلے کرنے والوں کی چمڑی ادھیڑ دی جائے گی (وٹو)
نواز دور کے حکمران بھی آپ ہی تھے یہ الگ بات کہ چمڑی پر ایک اور چمڑی چڑھالی ہے۔

بے نظیر حکومت مزید دو تین سال چلنی چاہیے (مولانا اعظم طارق)
اس بیان پر تبصرہ منع ہے!

گوہر ایوب سے اونچا بول سکتی ہوں۔ (بے نظیر)
کیوں نہیں۔ آپ کے والد گوہر ایوب کے والد کو ڈیڈی کہا کرتے تھے۔

میں بہت شرمیلا تھا۔ کسی خاتون سے ملنا تو در کنار بات تک نہیں کر سکتا تھا۔ (وٹو)
پہلے آتی تھی شرم تھوڑی سی مگر اب ....

حکومت اور اپوزیشن دونوں چور لٹیرے ہیں۔ (جے سالک)
کچھ آپ بھی تو ہیں۔ کیا چیچو کی گنڈیری ہیں۔

بے نظیر حکومت صحیح معنوں میں اسلامی اقدار کی علمبردار ہے۔ بھٹو کی بیٹی خلافت کے خواب کو عملی شکل دے گی۔ (مولانا عبدالقادر آزاد)
حب جاہ اور حب مال میں متاع دین و آخرت برباد کرنے والو! روز محشر حضور ﷺ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔

فوج میرے ماتحت ہے۔ (بے نظیر)
جنرل ضیاء الحق بھی بھٹو کے ماتحت تھا۔

صدر نے ۱۵ مربع زمین کی خاطر مزارع کو تھپڑ مارے اور زبردستی قبضہ کر لیا (جاوید ہاشمی)
تہجد گزار صدر پر الزام تو نہ لگائیں ہاشمی صاحب!

انصاف خود مظلوم تک پہنچے گا۔ (وٹو)
اور ظالم یوں ہی دندناتے پھریں گے۔!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈسکہ کے تھانیدار نے باپ بیٹوں اور ان کی رشتہ دار خاتون کو حوالات میں ننگا کر دیا۔

ہزار لعنت ہے تجھ پر، ابلیس کا فرزند ہے تو۔

عوام کی منتخب وزیر اعظم ہوں۔ (بے نظیر)

ٹی وی پروگرام "لوک ورثہ" سے پتا چلا کہ صرف نٹ، ڈوم، میراثی، نشئی، جوئے باز، ناچ گانے کے رسیا لوگ آپ کے عوام ہیں اور ان کی منتخب و محبوب وزیر اعظم!

پاکستان اور ایران ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر علاقائی قوت بن سکتے ہیں۔ (ناطق نوری سپیکر ایران)

اسی لئے آپ نے کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کو ہاتھ دکھا دیا!

غلام اسحٰق خان پورے جوبن پر تھے ہم نے پٹہ ڈال دیا۔ (جسٹس نسیم حسن شاہ)

معاف کیجئے شاہ صاحب! یہ کوئی نیا محاورہ ہے؟

ہماری حکومت کمزور نہیں ہے (بے نظیر)

آپ کے والد ماجد نے کہا تھا "میری کرسی مضبوط ہے"۔

بنیادی طور پر میری وزارت "سیکس منسٹری" ہے۔ (جے سالک)

گویا آپ سیکس منسٹر ہیں!

غلام اسحٰق کو بیٹے کی شادی پر دعوت دینے گیا تھا۔ اسے سیاسی رنگ دیا جا رہا ہے۔ (گورنر الطاف)

پھپھڑ لگتا ہے آپ کا؟

حکومت راشن ڈپو بنا کر عوام کو ذلیل کرنا چاہتی ہے۔ (چودھری شجاعت)

لائناں دے وچ دھیاں بھناں چینی، گھی تے آٹا لیناں
اگے منڈے پچھے منڈے نت تماشا ویکھن غنڈے

حکومت کروڑوں روپے خرچ کر کے مجرے کروا رہی ہے۔ (راؤ قیصر)

مراثیوں سے اور کیا توقع کی جاسکتی ہے؟

مولانا فضل الرحمٰن اور نورانی میاں میں پھر علیحدگی (ایک خبر)

اسلامی جمہوری محاذ ختم ہو چکا ہے۔ وہ صرف الیکشن کا اتحاد تھا (نورانی)

برا ہو جمہوریت کا، اس عراق کا ۔ ۔ ۔ ہر دفعہ یہی سیاپا ہوتا ہے۔

فدائے احرار رئیس مجاہد آزادی
مولانا محمد گل شیر شہید
مؤلف محمد عمر فاروق : قیمت ۱۵۰/ روپے

صاحب طرز ادیب، مفکر احرار
چودھری افضل حق رحمۃ اللہ کی
نایاب اور اہم کتاب "شعور"
قیمت ـــ ۳۵ روپے

© rasailojaraid.com